نیا جنم — کیسے ممکن ہے (یوحنا ۳)9

کچھ گفتگو ایسی ہوتی ہیں جو ہم زندگی بھر یاد رکھتے ہیں۔ نیکدیمس اُس رات اپنے گھر پہلے سے زیادہ اُلجھن میں لوٹا۔

اس لیے نہیں کہ وہ یسوع کے الفاظ نہیں سمجھا، بلکہ اس لیے کہ وہ الفاظ نیکدیمس کو اُس سمت کے بالکل اُلٹ لے جا رہے تھے جس سمت وہ ساری زندگی چلتا رہا تھا۔ ممکن ہے تم بھی خود کو اِس میں پہچانو۔

آج کل لوگ ایک بات پڑھتے ہیں اور کچھ اور سمجھ لیتے ہیں، یہ ماننا مشکل نہیں کہ یہی کلامِ پاک کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔

کچھ لوگ بپتسمہ کو ایک علامت کے طور پر بیان کرتے ہیں، ایسی چیز جو اُس کی نشاندہی کرتی ہے جو پہلے ہی حاصل ہو چکا ہے۔ آئیے پہلے اس خیال کو سمجھیں، پھر اُس پر گفتگو کریں۔

بہت سے مسیحی بپتسمہ کو اُس نجات کی ایک ظاہری علامت سمجھتے ہیں جو پہلے ہی واقع ہو چکی ہوتی ہے۔ اس نظریے کے مطابق، جو کئی اِنجیلی کلیسیاؤں میں عام ہے، انسان پانی میں جانے سے پہلے ہی ایمان کے ذریعے نجات پا چکا ہوتا ہے۔ بپتسمہ وہ لمحہ نہیں جس میں نجات ملتی ہے، بلکہ اُس ایمان کا ایک عوامی اعلان ہے جو پہلے سے موجود ہے۔

یہ نظریہ ایک اہم حقیقت کی حفاظت کرنا چاہتا ہے: کہ نجات خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے، نہ کہ ایک انسانی عمل جسے رسوم یا ذاتی اعمال کے ذریعے حاصل کیا جا سکے۔

اب، اس خیال کو حتی الامکان منصفانہ انداز میں سمجھنے کے بعد، ہمیں ایک سادہ سوال کرنا چاہیے: کیا نئے عہدنامے میں رسولوں نے بپتسمہ کو اِسی طرح بیان کیا؟ اور سب سے بڑھ کر، کیا یسوع نے اِسے اِسی طرح بیان کیا؟

ایک سوال جو بار بار میرے سامنے آتا ہے: اتنے اہم موضوعات پر اتنی مختلف تعبیریں کیوں پائی جاتی ہیں؟

میرے تجربے نے مجھے سکھایا ہے کہ ہم سب، شعوری یا لاشعوری طور پر، پہلے سے موجود خیالات کے ساتھ کلامِ پاک کے قریب جاتے ہیں۔ کچھ تعلیمات ہمیں فطری لگتی ہیں۔ کچھ ہماری روایات، ہماری ثقافت، یا خدا کے ساتھ ہمارے تعلق کو سمجھنے کے انداز کو چیلنج کرتی ہیں۔

نیکدیمس بھی یسوع کے پاس پہلے سے قائم خیالات لے کر آیا تھا۔ اور اُس رات اُس نے جانا کہ اُن میں سے کچھ خیالات پر نظرِثانی کی ضرورت تھی۔

اس موضوع کے ساتھ ایک اور چیز جُڑی ہوئی ہے، اور وہ ہے اعتماد۔ جب میں ایک پُختہ ازدواجی رشتے کی وضاحت کرتا ہوں تو اکثر کہتا ہوں کہ جب میری بیوی مجھ سے کچھ مانگتی ہے تو میرا پہلا ردِعمل بہانے تلاش کرنا نہیں ہوتا۔ اور جب میں اُس سے کچھ مانگتا ہوں، تو ہم کوئی لامتناہی مول تول شروع نہیں کرتے۔ ہمارے درمیان اعتماد موجود ہے۔ یہ یقین موجود ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کی بھلائی چاہتے ہیں۔

خدا کے ساتھ رشتہ بھی اِسی انداز میں کام کرتا ہے۔ ہم اطاعت اِس لیے نہیں کرتے کہ ہمیں منصوبے کی ہر تفصیل سمجھ آ جاتی ہے۔ ہم اطاعت اِس لیے کرتے ہیں کیونکہ ہمیں اُس پر بھروسہ ہے جس نے یہ منصوبہ بنایا۔

نیکدیمس کو بھی اِسی حقیقت کا سامنا کرنا پڑا۔ یسوع نے اُس سے یہ نہیں کہا کہ پہلے سب کچھ سمجھ لے۔ اُس نے صرف اتنا چاہا کہ وہ اتنا ایمان رکھے کہ یہ قبول کر لے کہ اُسے نئے سرے سے جنم لینے کی ضرورت ہے۔

کلام کے ذریعے دوبارہ جنم لینے کا کوئی اور راستہ نہیں سوائے اِس کے کہ نئے سرے سے جنم لیا جائے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا؛ یہ یسوع نے کہا۔

پانی جادو نہیں ہے۔ کوئی بھی اتفاقاً وہاں نہیں پہنچتا۔ اُس سے پہلے سننے کا تجسس تھا۔ ایمان تھا۔ توبہ تھی۔ مسیح پر بھروسے کا اقرار تھا۔ خدا کو دل میں وہ مقام دینے کا ایک شعوری فیصلہ تھا جو اُس کا حق ہے۔

بپتسمہ اِن چیزوں کی جگہ نہیں لیتا۔ یہ اِن کو پہلے سے مانتا ہے۔

اِسی لیے آئیے دوبارہ سرچشمے کی طرف لوٹیں۔

متی ۲۶:۲۸ — یسوع، اپنے خون کے بارے میں، "بہایا گیا... گناہوں کی معافی کے لیے۔"

اعمال ۲:۳۸ — پطرس وہی جملہ استعمال کرتا ہے: "توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک بپتسمہ لے... گناہوں کی معافی کے لیے۔" وہی لفظ "کے لیے" (یونانی: eis) جسے کوئی بھی مسیح کے خون کے حوالے سے چیلنج نہیں کرتا، یہاں بھی موجود ہے۔

گلتیوں ۳: ۲۷-۲۶ — پولس ایمان اور بپتسمہ کو ایک ہی جملے میں رکھتا ہے: "تم سب ایمان کے ذریعے خدا کے فرزند ہو... جتنوں نے مسیح میں بپتسمہ لیا، اُنہوں نے مسیح کو پہن لیا۔" یہ وقت کے لحاظ سے دو الگ مراحل نہیں ہیں — یہ ایک ہی حقیقت ہے جسے دو الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔

رومیوں ۶: ۴-۳ — یہ نہیں کہتا کہ بپتسمہ مسیح کے ساتھ موت اور جی اُٹھنے کی علامت ہے۔ یہ کہتا ہے کہ اُس عمل میں، ایمان دار مسیح کے ساتھ دفن ہوتا ہے اور "نئی زندگی میں چلنے کے لیے" جی اُٹھتا ہے۔

کلسیوں ۲:۱۲ — وہی خیال، جس میں ایمان کو صراحت کے ساتھ اُس عمل کا حصہ بنایا گیا ہے: "بپتسمہ میں اُس کے ساتھ دفن ہوئے... خدا کی قدرت پر ایمان کے ذریعے۔"

۱ پطرس ۳:۲۱ — وہ آیت جو "انسانی عمل" کے اعتراض کو مکمل طور پر رد کرتی ہے: "جسم کی نجاست کو دور کرنا نہیں، بلکہ خدا کے حضور ایک نیک ضمیر کا سوال ہے۔" پانی نہیں بچاتا — وہ ایمان بچاتا ہے جو اُس جگہ اطاعت کرتا ہے جو خدا نے مقرر کی ہے۔

تجسس۔ ایمان۔ توبہ۔ اقرار۔ فیصلہ۔ نیکدیمس کے پاس اُس رات، یسوع کے سامنے بیٹھے ہوئے، پہلے پانچ قدم موجود تھے، اور پھر بھی وہ چھٹا قدم اُٹھائے بغیر گھر لوٹ گیا۔

ہمیں نہیں معلوم کہ آگے کیا ہوا۔ ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ وہ دو اور مواقع پر یسوع کے قریب آیا۔ کلامِ پاک یہ نہیں بتاتا، لیکن جیسا کہ خدا جو کچھ بھی استعمال کرتا ہے اُس میں ہوتا ہے — پیغام رساں اور پیغام دو الگ چیزیں ہیں — جو ہم جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمیں معلومات کی کمی نہیں ہے — بارہا ہمیں وہی ایک قدم درکار ہوتا ہے جو نیکدیمس سے رہ گیا تھا۔

اِسی لیے ہم وہی بات کرتے ہیں جو بائبل کہتی ہے، اور جہاں تعمیری بنیاد موجود نہیں وہاں خاموش رہتے ہیں۔ لیکن جہاں بائبل واضح طور پر بولتی ہے، وہاں ہمیں بھی خاموش رہنے کا کوئی حق نہیں۔

یہ موضوع ایسا نہیں جسے ہلکے پھلکے انداز میں لیا جائے۔

ممکن ہے، قریب ہوتے ہوئے بھی، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، خدا کے کلام میں اپنا پورا ذہن سمجھ بوجھ پر مرکوز کر کے داخل ہونا ہمارے وجود کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دے۔

اور شاید بات یہی ہے۔

کیونکہ جب خدا کی سچائی بنیادوں تک پہنچتی ہے، تو کچھ نہ کچھ ضرور کانپتا ہے۔

ہماری روایات کانپتی ہیں۔
ہمارے نتائج کانپتے ہیں۔
وہ اعتماد کانپتا ہے جو ہم نے اپنی ذات پر رکھا ہوا تھا۔

لیکن جو کچھ اُس زلزلے کے بعد باقی رہتا ہے وہ ایک مضبوط بنیاد پر تعمیر ہو کر رہتا ہے، ایک ایسی بنیاد پر جو غیر متزلزل اور ابدی ہے۔

"کیونکہ کوئی اَور بنیاد کوئی نہیں رکھ سکتا سوائے اُس کے جو رکھی جا چکی ہے، اور وہ ہے یسوع مسیح۔" (۱ کرنتھیوں ۳:۱۱)

یسوع کے الفاظ کی گونج اب بھی میرے کانوں میں ہے... جب تک تم پانی اور روح سے نئے سرے سے جنم نہ لو، تم خدا کی بادشاہی نہیں دیکھ سکتے۔

سوالات؟ adelzotto@live.com مزید تلاش کرنا چاہتے ہیں؟ www.Juan832.com